پروفیسر جواد کریم

"وعدہ"

ہم دیکھیں گے، سب دیکھیں گے
اور اپنے گھروں کی دیواروں کی اوٹ میں رہ کر دیکھیں گے
وہ ایک سنہری خطرہ ہے
سب دیکھیں گے اس مہوبہ کی وحشتناک اداؤں کو
اس غارت گر کے چنگیزی رخساروں کو
وہ قہر کی گوری برق ہے جو
ہر شخص کی دید اچک لے گی
وہ رعد ہے جو پتھرا دے گی
پل بھر میں سماعت لوگوں کی
جمہور کی خوشیوں کی بیرن
وہ خوش حالی کی دشمن جاں
شہروں کو آگ لگائے گی
اور روما کے نیرو کی طرح شہنائی پر
سکھ چین کے نغمے گائے گی، لہرائے گی
وہ کرشن کنہیا کی گوپی
بھارت کی راہ سے آئے گی
وہ دیوی ہے، وہ بربادی کی دیوی ہے
ہر گھر کا اثاثہ پھونکے گی
رہزن ہے لوٹ مچائے گی
ضدی ہے اٹل ہے آئے گی
وہ سب کی اجل ہے آئے گی
وہ آئے گی پھر آئے گی
وہ سندھ کے زار کی بیٹی ہے

وہ اس آمر کی بیٹی ہے
جو عصر رواں کے فرعونوں کے ایوانوں میں زندہ ہے
جو آج کی عریاں رقص گھوں میں میخانوں میں زندہ ہے
جو بے دردوں، دہشت گردوں کے ایمانوں میں زندہ ہے
امید ہے وہ ان لوگوں کی
آئے گی، پھر بھی آئے گی
وہ کذب وریا کا طوفاں ہے
طوفان کو تم کیا روکو گے؟
وہ وحشت بلا کی آندھی ہے
آندھی کو قید کرو گے کیا
وہ آئے گی، وہ اپنی دھن کی پکی ہے
وہ پتی سے مل کر بچا کچھا یہ ملک نہ توڑے تو کہنا
مسجد کا ربط و ضبطِ وفا مندر سے نہ جوڑے تو کہنا
وہ سنت حق کا کوئی نشاں بھولے سے بھی چھوڑے تو کہنا
دیکھیں گے، ہم سب دیکھیں گے
اور اپنے گھروں کی دیواروں کی اوٹ میں رہ کر دیکھیں گے
وہ ایک سنہری خطرہ ہے
وہ بربادی کی دیوی ہے
ہر آنگن کا سکھ چھینے گی
رہزن ہے لوٹ مچائے گی
وہ راج پاٹ کی بھوکی ہے
ضدی ہے اٹل ہے آئے گی
وہ سب کی اجل ہے آئے گی،